رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۳۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حب وطن از ملک سلیمان خوشتر — خار وطن از سنبل و ریحاں خوشتر
یوسف کہ بمصر پادشاہی می کرد — می گفت گدا بودن کنعاں خوشتر

پانزدہ روزہ

# کاکوری اخبار

| | | |
|---|---|---|
| سالانہ | ششماہی | فی پرچہ |
| ۲/ | ۱/ | ۱/ |

جلد ۲ | کاکوری شنبہ یکم جون ۱۹۳۷ء مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۶ء | نمبر ۳

## چاند

(از درد سعیدی)

### ایک بچے کی زبان سے

چندا ماموں دور کے — گیند ہو تم نور کے
چندا ماموں دور سے — آنگن بھر دو نور سے
چندا ماموں نور کے — لڈو موتی چور کے
چندا ماموں افسر — سارے تارے لشکر
چندا ماموں سر پر — نور بانٹیں گھر گھر
رات کا تو راجا — چندا ماموں آ جا
آؤ ماموں دوڑیں — ہم تم دونوں کھیلیں
آؤ ماموں جھٹ پٹ — ورنہ ہو گی کھٹ پٹ
تم ہو چلتے میرے ساتھ — لیکن کب ہو آتے ہاتھ
چندا ماموں درد کی — نظم ہے کیسی اچھی

## معلومات

### کھانا کھلانے والی مشین

ایک سائنس داں نے ایک مشین تیار کی ہے جو خود بخود کھانا کھلاتی ہے اور کھانا کھانے والے کو ہاتھ تک نہیں ہلانا پڑتا یہ مشین درحقیقت ہاتھ کے زخمیوں کیلئے ایجاد کیگئی ہے۔ مگر یورپ اور امریکہ کے مصروف کاروباری آدمی بھی اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ چنانچہ جن آدمیوں کو دن میں اخبار پڑھنے کی فرصت نہیں ہوتی وہ کھانا کھاتے وقت دونوں ہاتھوں سے اخبار پڑھتے ہیں اور مشین خود بخود کھانا کھلاتی رہتی ہے یہ مشین پاؤں کی مدد سے چلتی ہے۔

میز پر ترازو کی قسم کا آلہ سا بنا ہوتا ہے جسکے ایک طرف بوجھ بندھا ہوتا ہے اور دوسری طرف زنجیر سا لگا ہوتا ہے۔ زنجیر ہمیشہ منھ کے قریب رہتا ہے اور مشین کو پاؤں سے حرکت دیجاتی ہے۔ یہ زنجیر نیچے جاتا ہے اور پھر منھ کے پاس واپس آجاتا ہے اور اسطرح کھانے والا بغیر ہاتھ کی مدد کے کھاتا رہتا ہے۔

(۲) کیوبا میں ایک درخت پیدا ہوتا ہے جسکو زلزلہ کا درخت کہتے ہیں جب کبھی زلزلہ آنیوالا ہوتا ہے تو اسکا رنگ بدل جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۲ | کاکوری اخبار | نمبر ۳

# دی کاکوری جنرل لمیٹڈ اسٹور کاکوری

(از مصلح الدین احمد صاحب اسیر)

آج تک کاکوری میں صدہا تحریکیں پیش ہوئیں اور عملی صورت میں آئیں بھی اور نہیں بھی آئیں مگر وہ سب زیادہ تر کاکوری کی اخلاقی پستی کو سدھارنے سے تعلق رکھتی تھیں لیکن وہ، وہ

زمانہ تھا جب ہمارا قصبہ دُلھن بنا ہوا تھا اور اس میں ہر طرف ہُن برس رہا تھا، دولت و اقبال بقول شخصیکہ غلامی کا دم بھرتے تھے۔ مگر اب کاکوری کی موجودہ اقتصادی پستی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم کو اس مسئلہ پر غور کرنا چاہیئے کہ ہم لوگ اپنے پیٹ کی روٹی حاصل کرنے کے لیے کیا وسائل اختیار کریں۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے میں آج اپنے خیالات اپنے محترم بزرگوں اور مکرم بھائیوں کی خدمت میں پیشکش کرنے کی عزت حاصل کر رہا ہوں، مجھے امید ہے کہ ان کو بسمع قبول سُنا جائے گا اور نظر تعمق سے کام لے کر اور ہر قسم کے تعصب قطع نظر کر کے جمہور کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اُنکی صحت و سقم پر رائے زنی کی جائے گی اور بلالحاظ عمر، حیثیت، نسب اور قومیت کاکوری کا ہر فرد اپنے مفید مشوروں سے مستفید فرمائیگا کیونکہ اسمیں بالعموم باشندگان کاکوری کی فلاح و بہبود کا راز مضمر ہے اور اپنی اچھائی اور بُرائی کو سوچنے اور آزادی کے ساتھ اُس پر روشنی ڈالنے کا حق ہر شخص کو حاصل ہے۔

میری تجویز یہ ہے کہ کاکوری میں "دی کاکوری جنرل لمیٹڈ اسٹور" کے نام سے ایک متحدہ کاروبار کی بنا ڈالی جائے اور اسمیں کاکوری کے ہر غریب، امیر، ہندو، مسلمان غرضکہ ہر طبقہ اور ہر قوم و ملت کے لوگوں کو حصہ دار بنایا جائے اور اس طریقہ پر کم سے کم بیس ہزار کا سرمایہ فراہم کیا جائے جس سے اس کام کی ابتدا کی جائے اور اس میں اہالیان کاکوری کی ہر چھوٹی سی چھوٹی ضرورت کی چیز مہیا کی جائے جن چیزوں کی نکاسی زیادہ ہے وہ زیادہ تعداد و مقدار میں فراہم کی جائیں اور جنکی ضرورت کم ہے وہ کم تعداد میں رکھی جائیں اور کاکوری کے ہر چھوٹے بڑے فرد کو اسکا پابند کر دیا جائے کہ وہ اپنی ضرورت کا کل سامان اسی اسٹور یا اسی اسٹور کی شاخ سے خریدے۔

ابتداءً اس اسٹور کی صرف دو شاخیں رکھی جائیں ایک خاص کاکوری میں اور ایک لکھنؤ کے کسی مناسب محلہ میں، تاکہ باشندگان کاکوری کو اپنی ضرورت کا سامان کاکوری کی شاخ سے مل سکے اور انکو لکھنؤ جانے کی زحمت اور اخراجات سے نجات ملے، اور لکھنؤ کی شاخ میں ہر وہ چیز رکھی جائے جسکی پیداوار کاکوری یا اسکے گرد و نواح میں ہوتی ہے اور اس کی نکاسی لکھنؤ میں تھوک فروشی کے اصول پر کی جائے اور اسکے لیے یہاں کے کاشتکاروں اور مالکان باغ سے براہ راست معاملت کر لی جائے کہ وہ اپنی کل پیداوار ہمارے ہاتھ فروخت کر ڈالا کریں۔

اس اسٹور کے قیام کے اغراض و مقاصد

(۱) کاکوری میں اتحاد و اتفاق اور امداد باہمی کی بنا ڈالنا۔

(۲) کاکوری کے بیکار مگر ذی استعداد اور دیانتدار طبقہ کے لیے کام مہیا کرنا یعنے اس اسٹور کے عمال اور کارکنان جہاں تک ممکن ہو باشندگان کاکوری ہی میں سے چُنے جائیں۔ نیز دوسرے ممکن ذرائع سے یہاں کے بیکاروں کو کام میں لگایا جائے۔

(۳) باشندگان کاکوری کی اقتصادی پستی کو دور کرنا، تاکہ وہ بحیثیت خریدار جو روپیہ دوسری جیبوں میں پھینک آتے ہیں حصہ دار بنکر خود اپنی ہی جیب کے لیے محفوظ کر سکیں۔

(۴) دوسری جگہ سے مال یا معاملت کی خرابی سے جو نقصان اُٹھانا پڑتا ہے اُس سے باشندگان کاکوری کو محفوظ رکھنا

اور عمدہ مال فراہم کرنا تاکہ آنکھ بند کر کے ہر شخص مال خرید کر اپنے کو پریشانی سے بچا سکے۔

(۵) باشندگان کاکوری کے دلوں میں تجارت کا شوق پیدا کرنا۔ یعنے جن لوگوں کو تجارت کے اصول سے ناواقفیت ہے اور وہ تجارت کرنا چاہتے ہیں تو وہ اس اسٹور میں کام کر کے مثبت اصول تجارت کی باقاعدہ تعلیم حاصل کریں، اور اگر اسٹور کی حیثیت اجازت دے تو وہ قرض حسنہ کے طور پر کاکوری کے باہر تجارت کرنے کے لئے اسٹور سے مال حاصل کر سکیں۔

(۶) کاکوری کی کل تجارت (برآمد و درآمد) پر رفتہ رفتہ قبضہ جما لینا تاکہ اس سے اس اسٹور کے توسط سے بالعموم باشندگان کاکوری مستفید ہو سکیں کسی فرد واحد کو تنہا فائدہ اُٹھانے کا حق باقی نہ رہے۔ یعنے کھانے، پینے، کپڑے لتے، روشنی، تعمیر، سلائی، دھلائی، طباعت وغیرہ وغیرہ کی ضروریات کو اپنے توسط سے پایۂ تکمیل تک پہونچانا۔

## اصول

(۱) ابتداءً اسکے لئے کاکوری کی کل درآمد کی صحیح تعداد اور مقدار کی تحقیقات کرنا اور معلوم کرنا کہ کس قدر اور کس کس مال کی نکاسی قصبہ کے اندر اور اس کے قرب وجوار کے مواضعات میں ہوتی ہے اور اسی طرح کل برآمد کی تحقیقات کرنا اور انکو اپنے توسط سے برآمد کرنا۔

(۲) اسکے لئے سرمایہ فراہم کرنا اور اس سے حسب ضرورت کسی منتخب مقام پر مال مہیا کرنا۔

(۳) افراد قصبہ میں سے ذی حوصلہ، کام کاج اور دیانتدار تنخواہ دار کارکن منتخب کرنا۔

(۴) ممبر [illegible] میں سے اعزازی نظار کی ایک کمیٹی منتخب کرنا تاکہ وہ تمام کارکنان اسٹور کی جانچ پڑتال کرتے رہا کریں اور رپورٹ پر رائے زنی کیا کریں اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل باتفاق آرا تجویز کیا کریں اور اس تمام کارروائی کی ایک ایک نقل تمام حصہ داروں کی خدمت میں بھیجنا جس سے ان لوگوں کو اسکا اندازہ ہو سکے کہ اسٹور کا کام بخیر و خوبی انجام پا رہا ہے۔

(۵) تمام باشندگان کاکوری کو پابند کرنا کہ وہ اسمیں حصہ دار بنیں اور زیادہ سے زیادہ جتنے حصے خرید سکتے ہیں خریدیں نیز جس سامان کی ان کو ضرورت ہو وہ بجائے اسکے کہ لکھنؤ یا کاکوری وغیرہ کی کسی دوسری دکان سے خریدیں براہ راست اسٹور سے یا جو بنئے بقال کہ اسٹور کی طرف سے اجارہ دار کئے گئے ہیں اُن سے خریدیں اور جو بنئے بقال کہ اسٹور سے مال نہیں خریدتے بلکہ باہر سے لاکر کاکوری میں فروخت کرنا چاہتے ہیں اُن سے قطعی لین دین ترک کر دیں اور اس طرح کاکوری کے ہر فرد کو اس کے لئے مجبور کر دیں کہ وہ اسٹور کا پابند رہے۔

(۶) اسٹور میں سامان کی فراہمی میں براہ راست کارخانوں، کاشتکاروں اور مالکان باغات سے معاملت کرنا، یعنے درآمد کے لئے بمبئی، حیدرآباد، مدراس اور کانپور وغیرہ سے مال مہیا کرنا اور برآمد کے لئے مالکان باغات اور کاشتکاروں سے طے کرنا کہ کل پیداوار ہمارے ہاتھ فروخت کرو۔ اور لا کر یعنے آم، خربوزے، امرود، مٹر کی پھلی، پان، تربوز، کھیرے، ککڑی۔ غرضکہ ہر قسم کا میوہ اور ترکاریاں جو کاکوری اور اسکے گرد ونواح میں پیدا ہوتی ہیں ان کا اجارہ اسی اسٹور میں لے کر اس کے توسط سے نکاسی کرنا تاکہ بجائے اسکے کہ کاکوری کی پیداوار سے باہر کے بیوپاری آ کر فائدہ اُٹھائیں، خود باشندگان قصبہ مستفید ہو سکیں اور اس طرح قصبہ کی دولت بالعموم باشندگان قصبہ کے کام آ سکے۔

(۷) برآمد کے لئے کاکوری کے کاشتکاروں اور مالکان [illegible] کو زیادہ سے زیادہ کاشت پر اُبھارنا تاکہ باہر زیادہ سے زیادہ مال کی نکاسی کی جا سکے، اور اس طرح بہت سے بیکار لوگ کام میں لگ جانا۔

(دیکھو صفحہ ۵ کالم ۲)

# مراسلہ

مکرم بندہ ۔ تسلیمات

سب سے پہلے میں آپ کو اور مخدومی مولوی اسحاق علی صاحب کو اس امر کی مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ دونوں کی توجہات اور پُرخلوص کوششوں کی بدولت کاکوری اخبار نے اپنی عمر کا ایک سال کامیابی کے ساتھ ختم کر لیا ہے اور آئندہ نمبر کے بعد یعنے یکم مئی ۳۷ء سے وہ دوسرے سال میں گامزن ہو جائے گا۔ خدا کرے کہ اسکے لئے آئندہ کا ہر سال پہلے سال سے صوری و معنوی حیثیت سے بڑھا چڑھا رہے۔ اسکے بعد یہ کچھ بے محل نہ ہوگا اگر اس موقع پر میں اپنے بعض خیالات کا اظہار کروں۔

اس ایک سال کے عرصہ میں اس چار ورقی اخبار نے اپنی بساط بھر جو خدمات انجام دی ہیں یقیناً اس کا احساس بیشتر افراد وطن کو بخوبی ہو گیا ہوگا خصوصاً جو لوگ کاکوری سے باہر دور دراز شہروں میں مقیم ہیں ان کو اس کا وجود بہت غنیمت معلوم ہوتا ہوگا ایسی صورت میں یہ ان سب کا فریضہ ہے کہ اس کی بقا اور ترقی کے جو بھی ذرائع ممکن ہوں انھیں اختیار کریں۔

اگرچہ اب تک یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ اس کی اشاعت کن اعداد تک پہونچی ہے لیکن درمیان میں آپ کی اور مولوی اسحاق علی صاحب کی جانب سے جو اپیلیں شائع ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ابھی اس اخبار کی اشاعت اتنی نہیں ہوئی ہے جتنی کہ توقع تھی۔ یہ چیز اگرچہ مالی اعتبار سے پریشان کن ضرور ہے لیکن خدانخواستہ حوصلہ شکن نہیں ہے۔

"اخبار کی قدر افزائی" اور "خیر مقدم" کے تحت جو نام اور تحریریں آپ نے شائع کی ہیں ان سے خود اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ ایک کافی تعداد اس اخبار کے وجود اور بقا کی آرزومند ہے اور ان میں سے اگر چند اصحاب بھی عملی طور پر اسکی توسیع اشاعت میں معاونت کریں تو بہت جلد اسکی مالی بنیاد مستحکم ہو سکتی ہے۔

پچھلے دو ایک نمبروں میں مجھے یہ پڑھ کر مسرت ہوئی کہ بعض باہمت اصحاب نے اخبار کی مالی امداد کرنے کا ارادہ کیا تھا لیکن اس سے زیادہ خوشی اس امر سے ہوئی کہ آپ نے ایسی امداد کو جائز نہیں رکھا۔ واقعہ یہ ہے کہ اخبار سب کا ہے اور جب تک سب کا کچھ نہ کچھ روپیہ اس میں نہ لگے عام طور پر اس کے ساتھ دلچسپی اور ہمدردی پیدا نہیں ہو سکتی۔

اس سلسلے میں عرصے سے میرے ذہن میں ایک اسکیم تھی لیکن اسکے اظہار کا مناسب وقت نہیں آیا تھا۔ اب اسکے اظہار کا موقع معلوم ہوتا ہے لہذا اس تحریر کے ذریعہ اسکو پیش کرتا ہوں ممکن ہے کہ آپ کو نیز دیگر ارباب وطن کو اس سے اتفاق ہو۔

مخدومی مولوی اسحاق علی صاحب نے گیارہ نمبر کے پرچے میں عنوان "علمی دشواریاں" کے تحت جن حقائق کا اظہار کیا ہے وہ یقیناً قابل لحاظ ہیں اور ان کے مدنظر اخبار کا چندہ اگرچہ بہت زیادہ نہیں ہے لیکن پھر بھی عام لوگوں کے مقابلے میں طالب علم خاص رعایت کے مستحق ہیں۔ ادارہ اخبار کی یہ کوشش ہونا چاہیے کہ طالب علموں میں اس کی اشاعت کو بڑھایا جائے کیونکہ کاکوری کی اتحادی، معاشی، معاشرتی اور تمدنی روایات کی حامل مستقبل قریب میں یہی جماعت ہونے والی ہے لہذا کاکوری اخبار کے جو بھی اصلاحی پہلو ہوں انکی اشاعت اس طبقہ میں زیادہ سے زیادہ مناسب ہوگی اور اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اخبار ان کے ہاتھوں میں پہونچایا جائے۔

طالب علموں کے ساتھ چندہ اخبار میں رعایت کرنے کی جو تجویز میں نے پیش کی ہے وہ اگرچہ بہت ضروری ہے لیکن موجودہ حالت میں اگر کوئی رعایت کی جائے گی تو اخبار کی مالی حالت اسکی متحمل نہ ہو سکے گی لہذا اس وقت میں اپنے اخبار کے چندہ کے ساتھ مزید ایک اخبار کا چندہ ارسال کر رہا ہوں آپ کسی دو طالب علموں کے نام جو بھی خواہش کریں بہ طلب نصف چندہ پرچہ جاری فرما دیں۔ اس طرح اگرچہ میں ایک ہی اخبار کا چندہ ارسال کروں گا لیکن آپ کے

دو اخباروں کی اشاعت پورے چندے سے عمل میں آجائے گی

اس وقت میری طرح اور بھی کئی خریداروں کے چندے ختم ہو جائیں گے اگر ان میں سے بھی چند اصحاب حسب استطاعت یہ طریقہ اختیار کریں تو مالی استحکام کے ساتھ ساتھ وطن کی نئی پود میں کاکوری کے اغراض و مقاصد کی کافی طور پر اشاعت ہوتی رہے گی اور جن کا نتیجہ ان کی آئندہ زندگی میں مجموعی طور پر ظہور پذیر ہوگا۔

اس موقع پر وہ اصحاب بھی جن سے آپ امداد لینے سے انکار کر چکے ہیں اگر اس صورت میں اپنی امداد پیش فرمائیں تو یقیناً آپ کو بھی کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

اگر میری یہ اسکیم قابل لحاظ ہو اور ارباب وطن اس کی جانب توجہ فرمائیں تو بہت جلد اخبار کی اشاعت بڑھ سکتی ہے اور بشرط گنجائش طالب علموں کے بعد کم استطاعت لوگوں کے ساتھ بھی یہی رعایت ملحوظ رکھی جا سکتی ہے۔

آخر میں میرا یہ پُرزور مطالبہ ہے کہ اس سال خریداروں میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ اخبار کو بجائے پندرہ روزہ کے کم از کم دہ روزہ کر دیا جائے۔

امید ہے کہ آپ کا مزاج مع الخیر ہوگا۔ فقط

نیازمند محمد امتیاز علی

۱۳؍اپریل ۳۸ء (راک لینڈ۔ سیف آباد۔ حیدرآباد دکن)

جناب مولوی امتیاز علی صاحب نے اس مراسلے کے ساتھ جو تین روپے زائد بھیجے ہیں وہ دفتر میں جمع ہیں جو طلبا نصف چندہ بھیجیں گے اُنکے نام ایک سال کیلیے اخبار جاری کر دیا جائے گا اور اس قسم کی اعانت جو دیگر دردمند اصحاب کرینگے شکریہ کیساتھ قبول کیجائیگی

ہم اپنے نوجوان عزیزوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ فوراً اپنے اخبار کی طرف توجہ کریں اور رعایتی شرح پر خریدار بنجائیں۔

دیگر تجاویز کے متعلق مفصل طور پر ہم آئندہ اشاعت میں انشاء اللہ اظہار خیال کریں گے۔

ایڈیٹر

(بقیہ صفحہ ۳ کالم ۲)

(۸) جلسہ عام میں اسٹور کے قوانین و ضوابط مرتب کرنا اور کارکنوں، عمال اور عہدہ داروں کی تعداد منظور کرانا اور ان کو کمیٹی انتظامی کے توسط سے منتخب کرنا۔

(۹) سرمایہ جمع کرنے کے لئے فی حصہ عللہ مقرر کرنا تاکہ ہر شخص حصہ دار بن سکے اور ایک ایک شخص زیادہ سے زیادہ حصے خرید سکے۔

(۱۰) ابتداءً بیس ہزار کے سرمایہ سے باقاعدگی کے ساتھ جتنا کام ہو سکے کرنا اس کے بعد رفتہ رفتہ باشندگان کاکوری کے لئے نل، روشنی، پبلک، سینما، تعلیم اور موجودہ دور کی دوسری آسانیاں بہم پہونچانا، جن سے اہالی قصبہ کو آرام، آسائش، تفریح اور دولتمندی میسر آ سکے اور قصبہ کو حضیض ادبار سے اُٹھا کر معراج کمال پر پہونچا دینا تاکہ موجودہ بیکاری، مفلسی اور ناداری سے جو اخلاقی پستی بڑھنے کا اندیشہ ہے اُس سے ہمارا قصبہ محفوظ و مامون رہ سکے اور ابنائے وطن خوش دلی اور امن و امان کی فضا میں سانسیں لے سکیں۔

## تتمہ فہرست طلبا جو ۱۹۳۷ء کے امتحانات میں شریک ہوئے ہیں

(۱) رام کرشن مہروترا (بستی رام کٹرہ) ایل۔ ایل۔ بی (سال اول) لکھنؤ یونیورسٹی

(۲) احمد علی صدیقی (ساگر) ایف۔ اے (فائنل) ریڈ کرسچین انٹرمیڈیٹ کالج، لکھنؤ

(۳) مشیر احمد (چودھری محلہ) میٹرک (فائنل)

(۴) حسن بن ضیاء علوی (تاڑنلہ) میٹرک (فائنل) (صرف عربی)

(۵) ظہور احمد (ہودہ) انگریزی مڈل۔ امین الدولہ اسلامیہ ہائی اسکول

(۶) ممتاز علی (میراثی محلہ) دی۔ ٹی۔ سی (فائنل) نارمل اسکول لکھنؤ

(۷) تمکین الدین علوی (مولوی محلہ) (سال اول) گورنمنٹ طبیہ کالج، لکھنؤ

# کاکوری میں زراعت

(از مولوی رضا الدین احمد بی اے، بی۔ ٹی، کاکوروی)

کاکوری ہمارے صوبہ کے زرخیز خطہ میں واقع ہے اور ہمارے زراعتی ملک میں جو تدابیر زرعی ترقی کے لئے سرکار برطانیہ نے اور قوم کے رہنماؤں نے کی ہیں اُس میں بخوبی شرکت کر سکتی ہے بشرطیکہ یہاں کے زمینداران و کاشتکاران کو اُن تدابیر سے مستفید ہونے کا ذوق و شوق ہو۔

یہ امر زمینداروں اور کاشتکاروں کے لئے واقعی قابل توجہ ہے کہ اب جبکہ ہمارے ملک میں امن ہے زراعت کی ترقی پر ملک کی فلاح و بہبودی کا انحصار ہے اور جو کوشش زراعت کی ترقی کے لئے یہاں کی جائے اس سے ہمارے مستقبل کا فائدہ ہے۔ گورنمنٹ نے اسی مصلحت کو مدنظر رکھ کر لارڈ اروِن کو ہندوستان کا وائسرائے کرکے بھیجا تھا کیونکہ اُنکو زراعت سے بہت دلچسپی تھی اور اُنھوں نے ترقی زراعت کو یہاں لائحہ عمل بنایا۔ اب لارڈ ولنگڈن جو ہندوستان میں پہلے رائل اگریکلچرل کمیشن کے سلسلہ میں تشریف لا چکے تھے وائسرائے ہیں اور آپ کو بھی زراعت سے بہت دلچسپی ہے۔

خوش قسمتی ہے ہندوستان اپنی سیاسی مشکلات رفتہ رفتہ گورنمنٹ کی توجہ سے حل کر رہا ہے اسوقت ملک میں یکسوئی کی ضرورت ہے اور ایسے رخنے ہٹنے کی ضرورت ہے جو ملک کو متحد کرنے میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔

کاکوری میں بفضلہ ہندوؤں کو مسلمانوں سے اتفاق رہا ہے اور کبھی یہاں ہندو مسلم فساد نہیں ہوا اور نہ کسی تہوار کے منانے کے وقت کوئی فتنہ اُٹھا۔ ایسی حالت میں اگر یہاں کے ہندو اور مسلمان زمینداران و کاشتکاران ایک انجمن قائم کرلیں تو قصبہ کو بہت فائدہ ہوگا۔

اس انجمن کے واسطے میں حسب ذیل مقاصد کے ملحوظ خاطر رکھے جانے کی تجویز پیش کرتا ہوں۔

(۱) ایک امدادی بنک کا قیام جو باہمی امداد اس کے ممبروں کو دے۔ اس بنک کو گورنمنٹ کے کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ سے امداد لینا چاہئے۔

(۲) جو زمینیں زیر کاشت نہیں ہیں اور اُنکی کسی تدبیر سے اصلاح ہو سکتی ہے اُن کی ایک فہرست تیار کرکے کاشت کے قابل بنانا۔ اُنمیں باغبانی یا کاشتکاری کا انتظام کرنا

(۳) بعض قطعات زمین میں اس انجمن کی جانب سے فارم قائم کرنا جنمیں منافع حاصل ہوکر بنک میں باہمی امداد کے لئے جمع کیا جاوے۔

(۴) ایک پنچایت ایسی قائم کی جاوے جس میں عدالت کا خرچ بچا کر آپس میں اپنے نزاعات کا فیصلہ زمینداران و کاشتکاران کرلیں۔

(۵) زمینداروں اور کاشتکاروں کے لڑکوں کو زراعت کی تعلیم کے لئے بلند شہر، گورکھپور و کانپور کے اسکولوں اور کالج میں بھیجنے کی کوشش کرنا۔

(۶) جو نئی مشینری زراعت کیلئے یورپ اور امریکہ میں تیار ہو اُسکے متعلق محکمۂ زراعت سے معلومات حاصل کرکے استفادہ کی کوشش کرنا اور کاشتکاروں کو بہم پہونچانے میں سعی کرنا۔

(۷) ایک زراعتی اسکول کا قیام بھی مفید ہوگا۔ لکھنؤ یا اُسکے گرد نواح میں اسکی خاص ضرورت ہے اگر ارباب وطن اس کا مرکز کاکوری کو بنالیں تو بہت مفید ہوگا اور اسکو اپنے سرمایہ سے قائم کرکے پبلک کے سامنے ملک کی خدمت کی نظیر پیش کریں۔

(۸) ایسی تقریریں اور لکچروں کا انتظام کرنا جس سے زراعت کے سائنٹفک اصول کا پروپیگنڈا ہو۔

(بسلسلہ علالتیں)

(۴) محمد شکیل علوی کے ہاتھ کی ہڈی جڑ تو گئی ہے اور ہاتھ کی بندش کھول بھی دی گئی لیکن ابھی ہاتھ سیدھا نہیں ہوتا ہے ڈاکٹر نے مساج سے اور مالش کرنے کی ہدایت کی ہے۔ خدا کرے جلد محمد شکیل سلمہ کا ہاتھ درست ہو جائے۔

# وطن کی خبریں

**نوٹ** :- اعزہ، احباب و ہر اہل وطن سے جو باہر ہیں خواہ وطن میں گذارش ہے کہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں اور اطلاعات دفتر میں روانہ کر کے مشکور کرتے رہیں۔ — اڈیٹر

**موسم** :- گرمی اپنے پورے شباب پر ہے تقریباً دن و رات یکساں گذرتے ہیں۔ جب شب کو ہوا چلتی ہے تو سکون رہتا ہے گذشتہ عشرہ میں کئی دن تک یہ ہوا کہ روزانہ ۱۲ بجے رات کے بعد آندھی آتی رہی اور ترشح بھی ہوتا رہا جس سے نیند میں خلل واقع ہوتا تھا اور شب بے چینی سے گذرتی رہی۔ بعض دن رات کو بھی گرمی ہو جاتی ہے۔

**آب و ہوا** :- بخار کی شکایت عام طور سے سنی جاتی ہے اور اکثر لوگوں کو شدید تپ آنے کی اطلاعات ملی ہیں اور دو ایک موتیں بھی ہونا معلوم ہوا ہے۔

**ولادت** :- (۱) ۲۳ و ۲۴ مئی ۳۸ء کی درمیانی شب میں مولوی احتشام الدین علوی (مولوی محلہ) کے گھر میں بمقام لکھنؤ گولہ گنج اسپتال فرزند تولد ہوا۔ خدا مبارک فرمائے اور مولود کی عمر دراز اور صاحب اقبال ہو۔ زچہ بچہ بخیریت ہیں۔

(۲) ماسٹر عبدالغنی کسنڈوی (محلہ شیخ قیام الدین) کے یہاں ولادت کی اطلاع ملی ہے۔

**زیارت** :- حسب اعلان سابق ۱۱ و ۱۲ و ۱۷ ربیع الاول کو موئے مبارک کی زیارتیں ہوئیں تینوں مقامات پر زنانے و مردانے میں مجمع خوب تھا۔ ہر جگہ تقسیم تبرک کا انتظام معقول تھا۔ کہیں تبرک نہ ملنے کی کوئی شکایت نہیں سنی گئی۔ تکیہ شریف پر موئے شریف میں ایک جدید شاخ اور نظر آئی۔

**فاتحہ سالانہ** :- حسب اطلاع ۱۸ ربیع الاول کو بوقت صبح قرآن خوانی ہوئی جسمیں کئی کلام پاک ختم ہوئے اور انکا ایصال ثواب حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ کی روح کو کیا گیا۔ بعد مغرب فاتحہ ہوا جسمیں مجمع کثیر تھا۔ باہر سے بھی لوگ فاتحہ میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حاضرین کو تقسیم تبرک کے علاوہ حسب دستور قصبہ میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ بجنت بڑی مقدار میں ہوئی بعد نماز عشا محفل سماع ہوئی۔ اکثر مشہور قوال باہر سے آئے تھے۔ دوسرے دن ۱۹ کو بھی محفل سماع ہوئی۔ دونوں محفلیں خوب ہوئیں۔ معتقدین و زائرین کو بڑا لطف آیا۔

**ملازمت** :- سنا گیا ہے کہ مولوی ارشاد الدین حیدر خلف دوم مولوی اعتماد الدین حیدر مرحوم ضلع فتحپور میں محکمۂ بندوبست میں ملازم ہو گئے ہیں۔ خدا مبارک فرمائے۔

**کامیابی امتحان** :- حسب ذیل طلبا کی کامیوں پر ہم انکو اور انکے سرپرستوں اور اعزہ کو مبارکباد دیتے ہیں اور مزید کامیابی کیلئے دعا کرتے ہیں :- محمد یونس علوی (ایم۔ اے فائنل)، عبدالتواب مسلم (ایم۔ اے فائنل)، سید ریاض الحسن (بی۔ اے فائنل)، حسن کبیر ضیا علوی (ایف۔ اے سال اول)، کمال الدین علوی (میٹرک جونیر)، لئیق الدین علوی (میٹرک جونیر)، توقیر الدین علوی (انگریزی مڈل)، ظہور الدین (انگریزی مڈل)۔

**حاجی ظفر الملک علوی کو حادثہ** :- لکھنؤ میں شیعہ سنی کے ہنگامہ کے سلسلہ میں حاجی صاحب کو بھی ضربات آئیں۔ اپنے قومی و مذہبی خلقی جوش عمل میں کام کر رہے تھے اور سنیوں کے بڑے گروہ کو جو شیعوں کے طرز عمل سے مشتعل ہو چکا تھا۔ سمجھا کر واپس آ رہے تھے کہ چند شیعوں نے لاٹھیوں سے حملہ کر دیا۔ سر میں شدید چوٹ آئی اور گہرا زخم ہو گیا تھا۔ ابتداءً میڈیکل کالج میں ڈریسنگ کرایا گیا لیکن اب اپنے طریقہ علاج (نوئی گمنی) پر عمل کر رہے ہیں۔ زخم مندمل ہو رہا ہے اور طبیعت چاق ہے۔ کاکوری کے اور لوگوں کو بھی ضربات آنے کی اطلاعیں ملی ہیں۔ عبدالوہاب صاحب مسلم عین ہنگامہ کے دن کشمیری محلہ میں مقیم تھے۔ کئی شیعہ ٹولیوں کے درمیان سے ہو کر گذرے۔ ان کی سیاہ ٹوپی نے کسی حادثہ سے انکو محفوظ رکھا۔

**صحت و سکون** :- (۱) جناب حافظ شاہ اکرام علی قلندر

مزاج اب بفضلہ تعالےٰ بہت صحیح ہے اور دوا کا پورا اثر ظاہر ہو رہا ہے۔ خداوند کریم جلد بالکل تندرست فرمائے۔

(۲) قاضی انتظار علی خاں صاحب عباسی کو بفضلہ تعالےٰ ڈاکٹر عبد الحمید کے علاج سے نفع معلوم ہو رہا ہے اور نقاہت میں بھی پہلے کے مقابلہ میں فرق ہے۔ بہت سے انجکشن ہوئے شکر ہے طبیعت چاق معلوم ہوتی ہے۔ خدا کرے جلد کمزوری دفع ہو اور صحت و تندرستی حاصل ہو۔

(۳) مین پوری کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا کہ اشتیاق احمد عباسی صاحب (احاطہ غلام جیلانی) پر شدید اثر لوہ کا ہو گیا تھا حکیم محمد احمد علوی (کاکوروی) کے علاج سے اب سکون ہے صرف کمزوری باقی ہے۔ اللہ تعالےٰ بالکل صحیح و تندرست فرمائے۔

(۴) بیگم قاضی راشد علیخاں کو گذشتہ ہفتہ میں شدید درد گردہ اٹھا تھا۔ کئی دن سخت تکلیف رہی۔ اب بفضلہ تعالےٰ درد نہیں ہے۔ ضعف البتہ ہے۔ خداوند کریم طبیعت بالکل صاف فرمائے۔

(۵) سید نائب حسین صاحب اوورسیر نہر کے ران میں بلتوڑ کا پھوڑا نکل آیا تھا جس کی تکلیف سے بخار بھی رہا اور چلنے پھرنے سے بھی معذوری رہی۔ ڈاکٹر صاحب نے پھوڑے کو ذرا چیر کر اخراج مواد کا راستہ بنا دیا۔ اب سکون ہے اور زخم مندمل ہو رہا ہے خدا کرے جلد بقیہ شکایت بھی رفع ہو۔

(۶) حاجی امیر احمد علوی صاحب بی اے کی والدہ کا مزاج بفضلہ رو باصلاح ہے۔ ورم جگر میں کمی ہے۔

(۷) شیخ فخر الحسن صاحب کو گذشتہ عشرہ میں شدید نزلہ ہو گیا تھا۔ کئی روز سخت تکلیف رہی۔ آواز میں گرفتگی تھی اور حرارت بھی رہی۔ اب خدا کے فضل سے مزاج اچھا ہے۔ موصوف کے نواسہ عشرت علی سلمہٗ کو بھی بخار آ گیا تھا۔ دو دن تپ بہت تیز رہی اب وہ بھی اچھا ہے۔ خفیف ضعف باقی ہے۔

(۸) حکیم مولوی وصی علی صاحب کے متعلق دریافت ہوا کہ اثناء راہ میں بیمار ہو گئے تھے۔ پیروں میں درد پیدا ہو گیا تھا اور ران سر کی شکایت ہو گئی تھی۔ بمقابلہ پہلے کے اب سکون ہے البتہ کمزوری و نقاہت ابھی بہت ہے۔ خداوند کریم حکیم صاحب موصوف کو صحیح و تندرست رکھے۔

(۹) بیگم مولوی اسلام الدین کا ٹمپریچر اب ۹۸ رہتا ہے درد کی شکایت اس عرصہ میں نہیں ہوئی۔ ضعف البتہ ابھی ہے۔

(۱۰) بیوہ مولوی احسان الدین خاں صاحب مرحوم کی طبیعت اس طرف سست ہو گئی تھی کئی دن ناک سے بہت خون آتا رہا اور دماغ میں سوزش معلوم ہوتی تھی۔ حکیم مشیر الحسن (کاکوروی) کے علاج سے فائدہ ہے اور ۵-۶ دن سے نہ تو خون گرا اور نہ دماغی تکلیف ہے البتہ کچھ کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ باریتعالیٰ طبیعت بالکل صاف فرمائے۔

**علالتیں** :- (۱) مولوی خلیل احمد عباسی جنکے ہاتھ کی ہڈی دو جگہ سے ٹوٹنے کی اطلاع دیگئی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک ہاتھ درست نہیں ہوا ہے۔ احمد آباد اور بمبئی کے ماہرین ڈاکٹروں سے بھی رجوع کیا گیا جنھوں نے ہڈی ٹھیک نہ جوڑنے کا خیال ظاہر کیا۔ احمد آباد کے سول سرجن نے مالش سے ہاتھ درست ہو جانے کی رائے دی۔ اللہ تعالیٰ عزیز مذکور کا ہاتھ جلد درست فرمائے کہ وہ اپنا کام بآسانی کر سکیں۔

(۲) حیدر آباد کی ایک اطلاع سے یہ سنکر تردد ہوا کہ مولوی سید ظہور الدین صاحب کے تمام بدن میں خارشت ہو گئی ہے جسکی وجہ سے موصوف کو تکلیف ہے۔ بیگم ظہور الدین صاحب بھی مع بچوں کے حیدر آباد پہونچ گئی ہیں۔ "نیچر کیور" طریقہ علاج سے معالجہ کیا جانا تجویز ہوا ہے۔ باری تعالےٰ سید صاحب کو جلد صحیح و تندرست فرمائے۔

(۳) یہ دریافت کر کے تردد ہوا کہ شیخ اکرام علی عباسی صاحب (احاطہ غلام جیلانی) (جو پنشن لینے کے بعد اپنے منجھلے صاحبزادہ شیخ ہارون علی عباسی کے ہمراہ بارہ بنکی میں مقیم ہیں) دو تین ہفتہ سے بخار میں مبتلا ہیں۔ بخار کی تکلیف اور غذا نہ ہونے سے کمزور بہت ہو گئے ہیں۔ باری تعالےٰ موصوف کو جلد صحیح و تندرست فرمائے۔

بزنا مینہ انڈیا پریس لکھنؤ میں باہتمام سید توسل حسین پرنٹر طبع ہو کر دفتر کاکوری اخبار مولوی محلہ دلال اعلی، کاکوری سے سید محمد مشیر الدین نے شائع کیا۔